12732-ایک شخص نے کسی کے پاس رقم امانت رکھی اور واپس لینے نہ آیا تو کیا وہ ضامن بن کر اسے تجارت میں لگا لے

سوال

ایک شخص نے میرے پاس بطور امانت کچھ رقم رکھی، کہ وہ تھوڑی مدت بعد واپس آکر یہ رقم واپس لے گا، لیکن بہت طویل مدت تک نہ تو واپس ہی آیا اور نہ ہی رابطہ ہی کیا، میں نے اس کے دیے گئے ٹیلی فون نمبر پر بھی رابطہ کیا لیکن وہ شخص نہیں ملا.

سوال یہ ہے کہ: کیا میں اس مال کو تجارت میں لگا سکتا ہوں، اس شرط پر کہ میں اس مال کی حفاظت کروں گا اور اس کے مانگنے پر واپس کرونگا، اور رقم میں جو نقصان بھی ہوگا وہ میں برداشت کرونگا؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت رکھنے والوں کو ان کی امانتیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

.{اللہ تعالی تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں امانت والوں کو ادا کرو}.النساء (58).

اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو"

جامع الترمذی حدیث نمبر (1264) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے جامع الترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لھذا آپ پر مالک کو مال واپس کرنا واجب ہے، اس لیے آپ کو چاہیے کہ اسے تلاش کریں، اور اس کے بارہ میں دریافت کریں، اور بار بار ٹیلی فون کرتے رہیں اور رابطہ رکھیں حتی کہ وہ مل جائے.

اگر اس کے ملنے سے ناامید ہو جائیں تو اس کا محفوظ رکھیں، تا کہ وہ آکر آپ سے وصول کر لے، اور اس حالت میں آپ کے لیے مالک کا نائب بن کر اس کا مال صدقہ کرنا جائز ہے- حتی الوسعہ مالک کو تلاش کرنے کے بعد- اور پھر اگر مالک کسی بھی وقت آپ کے پاس آئے تو آپ اسے اس کے متعلق بتائیں کہ آپ نے وہ مال صدقہ کر دیا ہے، یا تو وہ صدقہ کو تسلیم کر لے گا، اور اس کا اجر وثواب اسے حاصل ہوگا، یا پھر وہ اپنا مال واپس لے لے اور صدقہ کا ثواب آپ کو ملے گا.

مستقل فتوی کمیٹی سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے ایک شخص کے پاس امانت رکھی اور کئی برس گزرنے کے باوجود لینے نہیں آیا؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

(آپ امانت رکھنے والے شخص کو تلاش کرنے میں پوری اور انتہائی کوشش کرنی چاہیے، اگر تو وہ خود مل جائے یا اس کے ورثاء مل جائیں تو انہیں اس کا حق ادا کر دیں، اور اگر ایسا کرنے سے عاجز ہو جائیں تو پھر اسے خیر و بھلائی کے کاموں میں مالک کی طرف سے صدقہ کی نیت سے صرف کر دیں.

اور اگر اس کے بعد مالک یا اس کے ورثاء آجائیں تو انہیں اس کے متعلق بتائیں، اگر تو وہ راضی ہو جائیں تو ٹھیک اور اگر راضی نہ ہو تو اسے اس کی رقم واپس کر دیں، اور جو کچھ آپ نے ادا کیا ان شاء اللہ اس کا اجر و ثواب آپ کو ملے گا).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (404/15).

اور مستقل کمیٹی سے ایسے شخص کے متعلق بھی دریافت کیا گیا جس نے کچھ رقم ایک دوسرے شخص کے پاس رکھی اور اپنے ملک چلا گیا اور واپس نہ آیا، جس شخص کے پاس یہ امانت ہے وہ اسے اس کی بستی اور شہر کا علم نہیں، اسے اس مال کا کیا کرنا چاہیے؟

تو کمیٹی نے جواب دیا:

(اگر تو واقعہ بالکل ایسا ہی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، تو اگر آپ چاہیں تو اس کی امانت محفوظ رکھیں، اور مذکورہ شخص کو تلاش کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں، اور اگر چاہیں تو اپنے پاس رقم فقراء پر صدقہ کر دیں یا پھر کسی خیراتی پروگرام میں اس نیت سے دیں کہ اس کا ثواب مالک کو ملے، اگر تو اس کے بعد مالک یا اس کے ورثاء آ گئے تو اسے واقع کی خبر کر دیں، اگر وہ راضی ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ آپ اسے رقم واپس کریں، اور ان شاء اللہ آپ کو اجر و ثواب حاصل ہو گا).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (406/15).

واللہ اعلم.